خدا ایک ہی ہے

خدا

ایک ہی

ہے

ḳhudā ek hī hai

God is One

(Urdu—Persian script)

© 2019 MIK

published and printed by

Good Word, New Delhi

for enquiries or to request more copies:

askandanswer786@gmail.com

توحید سچے مذہب کی کسوٹی ہے

توحید سچے مذہب کی کسوٹی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں خود بھی فرمایا ہے کہ وہ ایک ہے، وہ قادرِ مطلق ہے اور اُس کا کوئی ثانی نہیں۔ تمام زمانوں میں نبیوں نے اِس کی شہادت دی ہے، اور مُقدس کتابیں بھی اِس کی تصدیق کرتی ہیں۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام اِس سچائی پر متفق ہیں۔ دنیا کی تاریخ میں یہ کوئی نئی تعلیم نہیں ہے کیونکہ شروع ہی سے توریت، زبور اور انجیل مقدس نے خدا کی وحدانیت کی صاف اور واضح تعلیم دی ہے۔

کچھ لوگوں کا اعتراض

تاہم بعض لوگ اِس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ عیسائی ایک سے زائد خداؤں کو مانتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

توریت میں توحید

توریت شریف میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی معرفت فرمایا ہے کہ

> سن اے اسرائیل! رب ہمارا خدا ایک ہی رب ہے۔
>
> (استثنا 4:6)

کٹر یہودی دن میں دو دفعہ اِس کی تلاوت کرتے ہیں۔ یہ اُن کے مذہب کی لازمی اور اٹل بنیاد ہے۔

زبور میں توحید

زبور شریف میں حضرت داؤد نے اقرار کیا کہ

> تُو ہی عظیم ہے اور معجزے کرتا ہے۔ تُو ہی خدا ہے۔ (زبور 10:86)

اِس سے ظاہر ہے کہ حضرت داؤد بھی اِس حقیقت کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ کو واحد اور لاشریک تصور کرتے تھے۔

انجیل میں توحید

آگے بڑھ کر ہم انجیل مقدس میں توحید کا پُرزور دعویٰ بار بار پڑھتے ہیں۔ مثلاً حضرت عیسیٰ مسیح نے توریت شریف کی مذکور آیت کی تصدیق کرکے فرمایا،

> سن اے اسرائیل! رب ہمارا خدا ایک ہی رب ہے۔
>
> (مرقس 29:12)

انجیل جلیل کے دیگر مقامات پر بھی یہی اقرارِ عظیم پایا جاتا ہے مثلاً

> رب کے سوا کوئی اَور خدا نہیں ہے... فقط ایک ہی خدا ہے۔
>
> (1 کرنتھیوں 6،4:8)

> اللہ... ایک ہی ہے۔ (گلتیوں 20:3)

> ایک ہی خدا ہے۔ (1 تیمتھیس 5:2)

> آپ کہتے ہیں، "ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ایک ہی خدا ہے۔" شاباش، یہ بالکل صحیح ہے۔ (یعقوب 19:2)

غرض نہ صرف قرآن شریف بلکہ اِس سے صدیوں پہلے توریت، زبور اور انجیل مقدس بھی خدا کی وحدت کی تعلیم سے بھری پڑی ہیں۔ نتیجے میں حضور المسیح کے پیروکار اِلہٰوں کی کثرت کی تردید کرنے میں مسلمانوں سے کم غیرت نہیں رکھتے۔ وہ بھی ایسے خیال کو سراسر مکروہ ٹھہراتے ہیں۔

واحد خدا سے تعلق کس طرح بحال؟

تاہم اِس مقام پر ایک سوال نہایت واجب اور قابلِ ذکر ہے۔ سوال یہ ہے کہ گناہ آلودہ اور شکستہ دل انسان کا اِس واحد اور لاشریک خدا کے ساتھ کس طرح درست تعلق قائم ہو سکتا ہے؟ یہ مشکل حضرت داؤد نے مسیح سے کافی عرصہ پیشتر محسوس کی جب اُنھوں نے زبور کی کتاب میں لکھا،

> اے رب ہمارے آقا، تیرا نام پوری دنیا میں کتنا شاندار ہے! ...جب مَیں تیرے آسمان کا ملاحظہ کرتا ہوں جو تیری اُنگلیوں کا کام ہے، چاند اور ستاروں پر غور کرتا ہوں جن کو تُو نے اپنی اپنی جگہ پر قائم کیا تو انسان کون ہے کہ تُو اُسے یاد کرے یا آدم زاد کہ تُو اُس کا خیال رکھے؟ (زبور 8:3-4)

یہ مسئلہ صدیوں تک حل نہ ہوا۔

المسیح کے ذریعے اللہ سے تعلق بحال

بالآخر حضور المسیح میں اِس مشکل کا حل ہوا۔ اللہ کی وحدت کی تعلیم دیتے وقت انجیل شریف ہمیں یہ بشارت بھی دیتی ہے کہ

> ایک ہی خدا ہے اور اللہ اور انسان کے بیچ میں ایک ہی درمیانی ہے یعنی مسیح عیسیٰ۔ (1 تیمتھیس 2:5)

یہاں خدا کی وحدت پر زور دیا گیا ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ فرمایا گیا ہے کہ درمیانی کے وسیلے سے اللہ تک رسائی ممکن ہو گیا ہے۔ یہ درمیانی المسیح ہیں جن کے فدیہ سے ہمیں گناہوں سے نجات ملی ہے (آیت6)۔ اُن کی موت سے ہمارے لئے واحد خدا تک راہ کھل گئی ہے۔ خدا کیسا بھی کیوں نہ ہو جب تک گناہ گار انسان کی اُس تک رسائی کا وسیلہ مہیا نہ کیا جائے تب تک انسان اپنی گناہ آلودہ حالت میں رہتا ہے۔ مگر انجیل مقدس کا اُمید بخش پیغام یہ ہے کہ

> اللہ نے مسیح کے وسیلے سے اپنے ساتھ دنیا کی صلح کرائی۔
>
> (2 کرنتھیوں 19:5)

حضور المسیح کے وسیلے سے ہی گناہ گار انسان خدائے پاک تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔

گناہ کی وجہ سے انسان اللہ کی خوشنودی کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔ یہ رُکاوٹ صرف درمیانی کے فدیہ کے ذریعے دُور ہوسکتی ہے۔ جو جدائی گناہ کے سبب سے اللہ اور انسان کے بیچ میں پائی جاتی ہے وہ صرف المسیح کے کفارہ سے دُور ہوسکتی ہے۔

انجیل مقدس میں یوں مرقوم ہے کہ

> مسیح...نے یہ ناراستوں کے لئے کیا تاکہ آپ کو اللہ کے پاس پہنچائے۔ (1پطرس 18:3)

اب دعوت ہے کہ معزز قارئین مزید معلومات کے لئے توریت، زبور اور انجیل شریف کا مطالعہ کریں۔